

حسرت اس امر پر ہے کہ مزید تباہ و برباد ہونے کا ذوق باقی ہے، لیکن جسم اب ساتھ نہیں دیتا۔ عشق ایسی بلا ہے کہ اس کے لیے ہر قسم کی سختیاں سہنے کی تاب ہونی چاہیے۔ میرے جسم میں اب یہ خصوصیت باقی نہیں رہی۔
۶۔ لغات : رعونت : غرور۔ تکبر۔

شرح : جب میں اپنے محبوب سے کہتا ہوں کہ قیامت کے دن جزاؤں کا فیصلہ ہوگا۔ ہم جنت میں جائیں گے اور حوریں ملیں گی تو ہم کہیں گے کہ ہمارا محبوب ہی ہمیں دے دیجے اور تمہیں کو ہم لے لیں گے تو دیکھیے، کس غرور و تکبر سے جواب دیتے ہیں! جناب! ہم حور نہیں، کہ آپ ہمیں لے سکیں۔

اس شعر میں بھی اچھوتے انداز سے محبوب کو حوروں سے اتنا برتر ثابت کیا گیا ہے کہ وہ نفرت بھرے غرور سے اپنے حور ہونے کا منکر ہے، گویا حور کو ایک حقیر چیز سمجھتا ہے۔

۷۔ لغات : دریغ آنا : دریغ ہونا، تامل کرنا، بخل سے کام لینا۔
معذور : عذر کیا گیا۔ مجبور۔ ناچار۔ معافی کے قابل۔

شرح : اے محبوب! اگر تجھے لطف و کرم میں تامل ہے اور اسے میرے لیے گوارا نہیں کرتا تو ظلم ہی کرتا جا۔ ظلم کی تکرار سے مقصود تاکید ہے کہ ضرور ظلم ہی کر۔ لیکن تو تغافل سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس بارے میں تیرا کوئی مقابل تسلیم نہیں سمجھا جاسکتا۔

تغافل کا مطلب یہ ہوگا کہ تجھے ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ہمیں منظور نہیں۔ دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک اختیار کر لے۔ تو ہمیں ہربانی کے قابل نہیں سمجھتا تو نہ سہی، ہم ظلم سہنے کے لیے تیار ہیں۔ ان حالتوں میں تجھ سے تعلق قائم رہتا ہے، جیسا کہ دوسری جگہ مرزا نے کہا ہے :

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے

کہ نہ تعلق ہم سے